بسم اللہ الرحمن الرحیم

جوئے پر مشتمل اسکیم کی ترغیب دلانے کی نوکری کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ مجھے ایک ادارے سے نوکری کی آفر آئی ہے، وہاں کام یہ کرنا ہوگا کہ ادارے کی طرف سے لوگوں کو فون کرکے انعامی اسکیم (لاٹری) کی پیشکش کرنی ہے، یعنی فون کرکے لوگوں کی ذہن سازی کرنی ہے کہ آپ فلاں نمبر پہ مخصوص کوڈ لکھ کر سینڈ کریں، تو آپ کا نام ہم اپنی انعامی اسکیم کی قرعہ اندازی میں شامل کرلیں گے، لاٹری کی قیمت پانچ روپے ہے۔ جو لوگ میسج کریں گے، ادارے کو ان کی طرف سے پانچ روپے مل جائیں گے، پھر ادارہ مقررہ وقت پہ قرعہ اندازی کرے گا، اس میں جن افراد کا نام نکل آیا، میسج اور فون کے ذریعے انہیں اطلاع دی جائے گی اور انعام وصول کرنے کا ایڈریس وغیرہ بتانا ہوگا اور جن کا نام قرعہ اندازی میں نہیں نکلے گا، ان کی رقم واپس نہیں کی جائے گی، البتہ ان افراد کو فون کرکے دوبارہ اس انعامی اسکیم میں شامل ہونے کی ترغیب دی جائے گی، انعامات میں واشنگ مشین، سلائی مشین اور گھریلو استعمال کی مختلف اشیاء ہوں گی۔ میں کافی عرصے سے بے روزگار ہوں اور یہ نوکری بھی مشکل سے پتہ چلی ہے، براہِ کرم شرعی حکم سے آگاہ فرمائیں کہ میرے لئے یہ نوکری کرنا، جائز ہے یا نہیں؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں آپ کا یہ نوکری کرنا شرعاً ناجائز و حرام اور گناہ ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ مذکورہ ادارے کی انعامی اسکیم جوئے پر مشتمل ہے، وہ یوں کہ جن افراد کا قرعہ اندازی میں نام نکل آئے گا، ادارے کی طرف سے انہیں تو انعام مل جائے گا، لیکن جن کا نام نہ آیا، ان کی (کوڈ سینڈ کرنے پر کٹ جانے والی) رقم ضائع ہو جائے گی اور جوئے کی تعریف بھی یہی ہے کہ اپنے مال کو اس طرح خطرے پہ ڈالنا کہ یا تو زائد مال مل جائے یا اپنا بھی چلا جائے اور جوئے کی حرمت و مذمت قرآن کریم میں صراحتاً موجود ہے، اب جب یہ انعامی اسکیم جوئے پر مشتمل ہونے کی وجہ سے حرام ہے، تو لوگوں کو اس میں شرکت کے لئے اس کی معلومات فراہم کرنا اور ترغیب دلانا حرام اور گناہ میں تعاون کرنا ہے اور جس نوکری میں کوئی ناجائز کام کرنا پڑے یا کسی بھی طرح گناہ میں معاونت کرنی پڑے، تو ایسی نوکری کرنا، شرعاً ناجائز و حرام ہے، لہٰذا آپ اس گناہ کے کام سے بچیں اور اللہ عزوجل کی ذات پہ کامل بھروسہ رکھیں، اس کی برکت سے امید ہے اللہ عزوجل رزقِ حلال کے لئے کوئی بہترین ذریعہ پیدا فرما دے اور ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے جہاں سے ملنے کا گمان تک بھی نہ ہو۔

اللہ عزوجل قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے : ﴿وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا ﴿2﴾ وَّیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ؕ وَمَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسۡبُہٗ ؕ﴾ ترجمہ کنزالایمان : "اور جو اللہ سے ڈرے، اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا، جہاں اس کا گمان نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔" (پارہ 28، سورۃ الطلاق، آیت 2 تا 3)

اس آیت کے تحت تفسیر ابن کثیر میں ہے : "ومن یتق اللہ فیما امرہ بہ وترک مانہاہ عنہ، یجعل لہ من امرہ مخرجا ﴿وَیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ﴾ ای: من جہۃ لا تخطر ببالہ" ترجمہ : جو اللہ عزوجل سے ڈرتے ہوئے ان امور کو بجالائے جن کا اس نے حکم دیا اور جن سے منع کیا انہیں چھوڑ دے، تو اللہ عزوجل وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو، یعنی ایسی جگہ سے جہاں سے رزق ملنے کا اسے وہم بھی نہ ہوا ہو۔" (تفسیر ابن کثیر، سورۃ الطلاق، تحت آیت 2 تا 3، جلد 8، صفحہ 146، مطبوعہ دار طیبۃ للنشر و التوزیع)

معجم لغۃ الفقہاء میں جوا کی تعریف یوں کی گئی ہے : "تعلیق الملک علی الخطر، والمال من الجانبین" یعنی اپنی ملکیت کو خطرے میں ڈالنا، اس حال میں کہ مال دونوں طرف سے ہو۔ (معجم لغۃ الفقہاء، صفحہ 369، مطبوعہ دار النفائس)

اور محیط برہانی میں ہے : "القمار مشتق من القمر الذی یزداد وینقص، سمي القمار قماراً، لان کل واحد من المقامرین ممن یجوز ان یذھب مالہ الی صاحبہ ویستفید مال صاحبہ، فیزداد مال کل واحد منہما مرۃ وینتقص اخری، فاذا کان المال مشروطاً من الجانبین کان قماراً والقمار حرام ولان فیہ تعلیق تملیک المال بالخطر وانہ لا یجوز" ترجمہ : لفظ "قمار" "قمر" سے بنا ہے جو گھٹتا اور بڑھتا رہتا ہے اور قمار کو قمار اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں بھی بازی لگانے والوں میں سے ہر ایک کا مال دوسرے کے پاس جانا ممکن ہوتا ہے اور وہ مدِ مقابل کے مال سے نفع حاصل کرلیتا ہے، پس اس طرح ان میں سے ہر ایک کا مال بھی کبھی گھٹتا ہے اور کبھی بڑھتا ہے، پس جب مال جانبین سے مشروط ہو، تو یہ قمار ہوگا اور قمار حرام ہے، اس لیے کہ اس میں اپنے مال کو خطرے پر پیش کرنا ہے اور یہ جائز نہیں۔ (محیط برھانی، کتاب الکراھیۃ، جلد 6، صفحہ 54، مطبوعہ کوئٹہ)

جوئے کی مذمت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے ﴿یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّمَا الۡخَمۡرُ وَالۡمَیۡسِرُ وَالۡاَنۡصَابُ وَالۡاَزۡلَامُ رِجۡسٌ مِّنۡ عَمَلِ الشَّیۡطٰنِ فَاجۡتَنِبُوۡہُ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ﴾ ترجمہ کنزالعرفان : "اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور قسمت معلوم کرنے کے تیر ناپاک شیطانی کام ہی ہیں، تو ان سے بچتے رہو کہ تم فلاح پاؤ۔" (پارہ 7، سورۃ المائدہ، آیت 90)

اور ارشاد فرماتا ہے ﴿اِنَّمَا یُرِیۡدُ الشَّیۡطٰنُ اَنۡ یُّوۡقِعَ بَیۡنَکُمُ الۡعَدَاوَۃَ وَالۡبَغۡضَآءَ فِی الۡخَمۡرِ وَالۡمَیۡسِرِ وَیَصُدَّکُمۡ عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ ۚ فَہَلۡ اَنۡتُمۡ مُّنۡتَہُوۡنَ﴾ ترجمہ : "شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض وکینہ ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے، تو کیا تم باز آئے ہو؟" (پارہ 7، سورۃ المائدہ، آیت 91)

اس انعامی اسکیم کی ترغیب دلانا گناہ پر تعاون ہے، جو جائز نہیں۔ اللہ عزوجل قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ﴾ ترجمہ کنز العرفان: "اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ شدید عذاب دینے والا ہے۔" (پارہ 6، سورۃ المائدہ، آیت 2)

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: "گناہ اور ظلم میں کسی کی بھی مدد نہ کرنے کا حکم ہے،۔۔ بلاوجہ کسی انسان کو پھنسا دینا، ظالم کا اس کے ظلم میں ساتھ دینا، **حرام و ناجائز کاروبار کرنے والی کمپنیوں میں کسی بھی طرح شریک ہونا**، بدی کے اڈوں میں نوکری کرنا یہ سب ایک طرح سے برائی کے ساتھ تعاون ہے اور ناجائز ہے۔" (صراط الجنان، جلد 2، صفحہ 379، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مفتی پاکستان حضرت مولانا مفتی وقار الدین رضوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ناجائز کام کے لئے ملازمت کرنا اور اس سے تعاون کرنا بھی ناجائز ہے۔" (وقار الفتاوی، جلد 3، صفحہ 326، مطبوعہ بزم وقار الدین، کراچی)

ایک اور مقام پہ فرمایا: "ایسی ملازمت جس میں ناجائز کام کرنے پڑیں، وہ ناجائز ہے، لہذا مسلمان کو یہ عقیدہ پختہ رکھنا چاہئے کہ رازق اللہ تبارک و تعالیٰ ہے، اس کی رضامندی کے لئے ایسی ملازمت کو چھوڑ دے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے رزق حلال کے اور ذرائع پیدا فرما دے گا۔" (وقار الفتاوی، جلد 3، صفحہ 328، مطبوعہ بزم وقار الدین، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Pin-6650

تاریخ اجراء: 03 جمادی الثانی 1442ھ/17 جنوری 2021ء